بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللّٰہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی

حضرت سعد بن معاذؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10؍جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ جنگ احزاب کے بعد بنوقریظہ کی غداری کی سزا کا خدائی حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا چنانچہ ان سے جنگ ہوئی اور پھر بنوقریظہ نے جنگ بندی کر کے حضرت سعد بن معاذ سے فیصلہ کروانے پر رضامندی کا اظہار کیا چنانچہ حضرت سعد بن معاذ نے فیصلہ کیا۔ اس غزوے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ

جنگ احزاب کے بیس دنوں کے بعد مسلمانوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ مگر اب بنوقریظہ کا معاملہ طے ہونے والا تھا ان کی غداری ایسی نہیں تھی کہ نظر انداز کی جاتی۔ رسول کریم ﷺ نے واپس آتے ہی اپنے صحابہ سے فرمایا کہ گھروں میں آرام نہ کرو بلکہ شام سے پہلے پہلے بنوقریظہ کے قلعوں تک پہنچ جاؤ۔ یہود دروازہ بند کر کے قلعہ بند ہو گئے اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی حتی کہ ان کی عورتیں بھی لڑائی میں شریک ہوئیں۔ لیکن کچھ دن کے محاصرے کے بعد یہود نے یہ محسوس کر لیا کہ وہ لمبا مقابلہ نہیں کر سکتے تب ان کے سرداروں نے رسول اللہ ﷺ سے خواہش کی کہ وہ ابولبابہ انصاری کو جو ان کے دوست اور اوس قبیلے کے سردار تھے ان کے پاس بھجوائیں تا کہ وہ ان سے مشورہ کر سکیں۔ آپؐ نے ابولبابہ کو بھجوا دیا۔ ان سے یہود نے مشورہ پوچھا کہ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کے اس مطالبے کو کہ فیصلہ میرے سپرد کرتے ہوئے تم ہتھیار پھینک دو ہم مان لیں؟ ابولبابہ نے منہ سے تو کہا ہاں مان لو لیکن اپنے گلے پر اس طرح ہاتھ پھیرا جس طرح قتل کی علامت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک اپنا فیصلہ ظاہر نہیں کیا تھا مگر

ابولبابہ نے اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کے اس جرم کی سزا سوائے قتل کے اور کیا ہوگی بغیر سوچے سمجھے اشارے کے ساتھ ان سے ایک بات کہہ دی جو آخر ان کی تباہی کا موجب ہوئی ۔ چنانچہ یہود نے کہہ دیا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ماننے کو تیار نہیں۔ اگر وہ آپ کا فیصلہ مان لیتے تو دوسرے یہودی قبائل کی طرح ان کو زیادہ سے زیادہ یہی سزا دی جاتی کہ ان کو مدینہ سے جلاوطن کر دیا جاتا مگر ان کی بدقسمتی تھی کہ انہوں نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ ہم اپنے حلیف قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کا فیصلہ مانیں گے۔ جو فیصلہ وہ کریں گے ہمیں منظور ہوگا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان کے اس مطالبے کو مان لیا۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کے قلعہ کے پاس پہنچے جہاں ایک طرف بنوقریظہ قلعہ کی دیوار سے کھڑے سعد کا انتظار کر رہے تھے اور دوسری طرف مسلمان بیٹھے تھے تو سعد نے پہلے اپنی قوم سے پوچھا کیا آپ سب وعدہ کرتے ہیں کہ جو میں فیصلہ کروں گا وہ آپ لوگ قبول کریں گے انہوں نے کہا ہاں۔ پھر سعد نے بنوقریظہ کو مخاطب کر کے کہا کیا آپ لوگ وعدہ کرتے ہیں کہ جو فیصلہ میں کروں وہ آپ لوگ قبول کریں گے۔ پھر شرم سے دوسری طرف دیکھتے ہوئے نیچی نگاہوں سے جدھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے تھے پوچھا کہ آپ بھی وعدہ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد سعد نے جب تینوں سے وعدہ لے لیا تو بائبل کے حکم کے مطابق یہ فیصلہ سنایا بائبل میں لکھا ہے: اور جب تو کسی شہر کے پاس اس سے لڑنے کے لئے آ پہنچے تو پہلے اس سے صلح کا پیغام کر تب یوں ہوگا کہ اگر وہ تجھے جواب دیں کہ صلح منظور اور دروازہ تیرے لئے کھول دے تو ساری خلق جو اس شہر میں پائی جائے تیری خراج گزار ہوگی اور تیری خدمت کرے گی اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے جنگ کرے تو تو اس کا محاصرہ کر اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر مگر عورتوں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر میں ہو اس کا سارا لوٹ اپنے لئے لے اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دی ہے کھائیو۔

یہ بائبل کے الفاظ ہیں یہ پڑھے حضرت سعد نے اور اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ سعد نے جو بنوقریظہ کے حلیف تھے اور ان کے دوستوں میں سے تھے جب دیکھا کہ یہود نے اسلامی شریعت کے مطابق جو یقینا ان کی جان کی حفاظت کرتی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا تو انہوں نے وہی فیصلہ یہود کے متعلق کیا جو حضرت موسیٰ نے استثناء میں پہلے سے ایسے مواقع کے لئے کر چھوڑا تھا اور اس فیصلے کی ذمہ داری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مسلمانوں پر

نہیں یہ تو ان کی اپنی کتاب کے مطابق فیصلہ تھا بلکہ اس کی ذمہ داری موسیٰ پر اور تورات پر اور ان یہودیوں پر ہے جنہوں نے غیر قوموں کے ساتھ ہزاروں سال اس طرح معاملہ کیا تھا اور جن کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رحم کیلئے بلایا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات ماننے کیلئے ہم تیار نہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ آج عیسائی دنیا شور مچاتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ظلم کیا۔ کیا عیسائی مصنف اس بات کو نہیں دیکھتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی دوسرے موقع پر کیوں ظلم نہ کیا۔ باقی تو کہیں ظلم نظر نہیں آتا سینکڑوں دفعہ دشمن نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رحم پر اپنے آپ کو چھوڑا اور ہر دفعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو معاف کر دیا یہ ایک ہی موقع ہے کہ جب دشمن نے اصرار کیا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو نہیں مانیں گے۔ پس اگر کسی نے ظلم کیا تو یہود نے اپنی جانوں پر ظلم کیا جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا۔

اس واقعہ کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بعض مزید باتیں بیان کی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب سعد بن معاذؓ کا فیصلہ سنا تو بے ساختہ فرمایا کہ تمہارا یہ فیصلہ ایک خدائی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی۔ چنانچہ آپؐ نے سعدؓ سے فرمایا: کہ قد حکمت بحکم اللہ یعنی اے سعد تمہارا یہ فیصلہ تو خدائی تقدیر معلوم ہوتی ہے جس کے بدلنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ غالباً اسی موقع پر آپ نے یہ حسرت بھرے الفاظ فرمائے کہ اگر یہود میں سے مجھ پر دس بارسوخ آدمی بھی ایمان لے آتے تو میں خدا سے امید رکھتا کہ یہ ساری قوم مجھے مان لیتی اور خدائی عذاب سے بچ جاتی۔

بنو قریظہ کے واقعہ کے متعلق بعض غیر مسلم مؤرخین نہایت ناگوار طریقے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف حملے کرتے ہیں اور آپ کو نعوذ باللہ ظالم اور سفاک فرمانروا کے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ اس اعتراض کے جواب میں اول تو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بنو قریظہ کے متعلق جس فیصلہ کو ظالمانہ کہا جاتا ہے وہ سعد بن معاذ کا فیصلہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہرگز نہیں تھا دوسرے یہ کہ فیصلہ حالات پیش آمدہ کے ماتحت ہرگز غلط اور ظالمانہ نہیں تھا۔ سوم یہ کہ اس عہد کی وجہ سے جو سعد نے فیصلے کے اعلان سے قبل آپؐ سے لیا تھا آپ اس بات کے پابند تھے کہ بہر حال اس کے مطابق عمل کرتے چہارم یہ کہ خود مجرموں نے اس فیصلے کو قبول کیا اور اس پر اعتراض نہیں کیا اور اسے اپنے لئے ایک خدائی تقدیر سمجھا۔ پھر جب تک یہ لوگ فیصلے کے اجرا سے قبل قید میں رہے آپ نے ان کی رہائش اور خوراک کا بہتر سے بہتر انتظام فرمایا اور آپ نے یہ حکم دیا کہ ایک مجرم کے قتل کے وقت کوئی دوسرا مجرم

سامنے نہ ہو۔ اس کے علاوہ جس شخص کے متعلق بھی آپ کے سامنے رحم کی اپیل پیش ہوئی آپ نے اسے فوراً قبول کر لیا اور نہ صرف ایسے لوگوں کی جان بخشی کی بلکہ ان کے بیوی بچوں اور اموال وغیرہ کے متعلق بھی حکم دے دیا کہ انہیں واپس دے دیا جائے۔ اس سے بڑھ کر ایک مجرم کے ساتھ رحمت وشفقت کا سلوک کیا ہوسکتا ہے؟ پس نہ صرف یہ کہ بنوقریظہ کے واقعہ کے متعلق آنحضرت ﷺ پر قطعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا بلکہ حق یہ ہے کہ یہ واقعہ آپؐ کے اخلاق فاضلہ اور حسن انتظام اور آپؐ کے فطری رحم وکرم کا ایک نہایت بین ثبوت ہے۔ اس واقعہ کے متعلق مارگولیس جیسا مؤرخ بھی اس اعتراف پر مجبور ہوا کہ سعد کا فیصلہ حالات کی مجبوری پر مبنی تھا جس کے بغیر چارہ نہیں تھا۔

حضور انور نے فرمایا: ایک اور بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ جو معاہدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان ابتدا میں ہوا تھا اس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر یہود کے متعلق کوئی امر قابل تصفیہ پیدا ہوگا اس کا فیصلہ خود انہیں کی شریعت کے ماتحت کیا جائے گا۔ چنانچہ تاریخ سے پتا لگتا ہے کہ اس معاہدہ کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہود کے متعلق شریعت موسوی کے مطابق فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا: بنوقریظہ کے معاملے میں حضرت سعد بن معاذ کا جہاں تک ان سے تعلق تھا اتنی ہی تفصیل یہاں کافی ہے۔ حضرت سعد بن معاذ کے ذکر کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان کروں گا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ حاجیہ رقیہ خالد صاحبہ، مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ، مکرم علی احمد صاحب اور مکرمہ رفیقاں بی بی صاحبہ کا ذکر خیر فرمایا جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی۔ حضور انور نے ان کے ساتھ ان افراد کو بھی نماز جنازہ میں شامل فرمایا جن کی لاک ڈاؤن کی وجہ سے نماز جنازہ ادا نہیں کی جا سکی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. عِبَادَ اللّٰهِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 8th - July - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB